صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27 مارچ 2015ء

(بمطابق 6 جمادی الثانی 1436 ہجری)

جلد 15 شمارہ 31

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1365
2۔ نشاندار سوالات اور ان کے جوابات	1366
3۔ غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات	1376
4۔ اراکین کی رخصت	1379
5۔ مسئلہ استحقاق	1379
6۔ تحاریک التواء	1382

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 27 مارچ 2015ء
بمطابق 6 جمادی الثانی 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيۡطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِيمِ

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُونَO وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَـٰهُمۡ أَنفُسَهُمۡ ۚ أُوۡلَـٰٓئِكَ هُمُ الۡفَـٰسِقُونَO لَا يَسۡتَوِىٓ أَصۡحَـٰبُ النَّارِ وَأَصۡحَـٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ أَصۡحَـٰبُ الۡجَنَّةِ هُمُ الۡفَآئِزُونَ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل (یعنی فردائے قیامت) کے لئے کیا (سامان) بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں۔ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِينَ۔

نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2244، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 2244 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ یونیورسٹی (KUST) میں گرین بیلٹ اور آبشاریں بنائیں گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان پر کل کتنا خرچہ آیا ہے، مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) کوہاٹ یونیورسٹی سے موصول شدہ جواب کے تحت مذکورہ یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کے بیٹھنے کے لئے چمن، پودوں کی کیاریاں، فٹ پاتھ اور باسکٹ بال کورٹ وغیرہ بنائے گئے ہیں۔ چمن میں گھاس اور پودوں کو پانی دینے کے لئے فوارے بھی لگائے گئے ہیں، سارے کام گورنمنٹ کے مروجہ قوانین کے تحت پایہ تکمیل تک پہنچائے گئے ہیں اور اس پر Rs.30,36,527/- کے اخراجات آئے ہیں، اس میں کچھ کام گورنمنٹ کے منظور شدہ کنٹریکٹروں اور باقی کام کو یونیورسٹی کے مالیوں کے ذریعے سرانجام دیا گیا ہے، Spring killers کا کام بذریعہ ٹینڈر M/S Alpha Pipe Industries سے کرایا گیا۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوئسچن نمبر ہے 2244 اور اس میں جواب میں بتایا گیا ہے کہ سٹوڈنٹس کے بیٹھنے کیلئے چمن، پودے کیاریاں وغیرہ بنائے گئے ہیں، پھول اور پودے خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں، ضروری ہیں لیکن اس کے لئے فنڈ موجود نہیں تھا اور یہ کام سپورٹس فنڈ سے کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 30/35 لاکھ روپے بغیر کسی ٹینڈر اور اشتہار کے وہاں پر لگائے گئے ہیں جناب سپیکر صاحب، اس کی جانچ پڑتال کی جائے اور جو فنڈ جس کے لئے مختص کیا جاتا ہے، اسی پر لگایا جائے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! اگر یونیورسٹی کو Decorate کیا گیا ہے اور پودے پھول کیاریاں یا اس طرح کی فیلڈز بنائی گئی ہیں تو میرے خیال میں یہ تو Appreciate کرنا چاہیے کہ اس سے ہی اداروں کی خوبصورتی ہوتی ہے اور یہی ماحول کو بہتر کرنے کی چیزیں ہیں۔ اب جیسے بلین سونامی ٹریز ہم نے شروع کئے ہیں تو اس لئے کہ Beautification آئے بھی اور آکسیجن اور ان سارے مسائل Environment، پر جو اثر ہوتا ہے اور اس پر وہ بتا رہے ہیں کہ 3036527 روپے انکے خرچ ہوئے ہیں جس میں Fountains بھی ہیں، Sprinkles ہیں، فوارے بھی اور یہ چیزیں بھی انہوں نے یونیورسٹی

کے اندر لگائی ہیں اور اس کو Properly گورنمنٹ کے کنٹریکٹرز کے ذریعے یونیورسٹی نے سرانجام دیا ہے۔ اب رہا سوال کہ سپورٹس فنڈ سے لگائے گئے ہیں یا تو یہ یونیورسٹی کی Discretion ہوتی ہے، سنڈیکٹ فیصلہ کرتی ہے کہ Some time ان کے پاس ایک مد میں فنڈ کم ہوتا ہے تو وہ کسی دوسری مد سے لگا کر اور جب فنڈ ان کے پاس آتا ہے تو اس کو پھر شفٹ کر دیتے ہیں، تو میرے خیال میں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، پھر بھی اگر ممبر صاحبہ کے کوئی اس پر مزید Reservations ہیں تو بیٹھ جاتے ہیں اور مجھے بتا دیں اور میں انکے سامنے یونیورسٹی Call کر لیتا ہوں، کوئی ایشو ہے اگر ایسا جو کہ قابل اعتراض ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لونگی اس معاملے میں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 2245۔

* 2245 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ یونیورسٹی میں مختلف کیڈر کے ملازمین کو بھرتی کیا گیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2010 سے 2014 تک بھرتی ہونے والے افراد کی مکمل لسٹ بمعہ اخباری اشتہارات اور مروجہ قانون کی تفصیلات فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2010 سے 2014 تک مختلف کیڈر میں بھرتی ہونے والے افراد کی مکمل فہرست، اخباری اشتہارات کی تفصیل (ایوان کو فراہم کی گئی)۔ یونیورسٹیز ایکٹ کے مطابق BPS-1 سے BPS-16 تک بھرتیاں وائس چانسلر سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر کرتا ہے جبکہ BPS-17 اور اس سے اوپر کی آسامیوں پر بھرتیاں یونیورسٹیز سینڈیکیٹ سلیکشن بورڈ کی سفارش پر کی جاتی ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ سپیکر صاحب۔ 2245، یہاں پر جو تفصیل بتائی گئی ہے، باقی تو اس میں ساری ڈیٹیل بتا دی گئی ہے لیکن یہاں پر صرف کلاس فور کی جو بھرتیاں کی گئی ہیں 2010 سے لیکر 2014 تک، تو وہ جو ہیں، اس میں اگر سو بھرتیاں بھی ہیں تو اسمیں دس افراد بھی لوکل نہیں ہیں، وہ لوکل کوہاٹ کے نہیں ہیں۔ جو کلاس فور کی بھرتیاں کی گئی ہیں، اس میں اگر سو میں سے لے لیں تو دس افراد بھی وہاں کے نہیں ہیں، یہ جناب سپیکر صاحب! آپ کو اس بات کا بھی علم ہے کہ علاقے کے لوکل لوگوں کا حق ہے وہاں پر

کلاس فور کی بھرتیوں کے لئے، وہاں جو بھی وی سی آتا ہے اپنی مرضی سے اپنے علاقے کے لوگوں کو وہاں پر تعینات کر دیتا ہے تو اس معاملے میں میں آپ سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں اس بات پر آنریبل ممبر سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ Almost تمام یونیورسٹیز کے اوپر یہ اعتراضات ہیں اور یہ ہوا بھی ہے اور اسمیں مصیبت یہ ہے کہ ایکٹ کے اندر جو یونیورسٹیز کا ایکٹ ہے، اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کو اس چیز سے Stop کر سکے، کسی Specific area سے لیں تو ان کے سامنے پورا صوبہ ہوتا ہے اور ہوتا یہ ہے کہ جہاں کا وائس چانسلر بھی لگتا ہے، وہ اپنے ہی ضلع سے لوگوں کو، We have lot of examples، اب بھی اس وقت جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے کہ اپنے ڈسٹرکٹس سے جا کر اور دوسری جگہ پر انہوں نے کلاس فور اور Even امام مسجد تک اور اس طرح کے پوسٹیں Fill up کی ہیں۔ میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اس ہاؤس سے، جو ایکٹ ہمارا پاس ہونا ہے اس میں ہم اس کو ڈال لیتے ہیں، وہ بھی ہم نے اس میں ہم کئی چیزیں ڈالی ہیں اور یہ بھی میرے خیال میں اگر ہم شامل کر دیں کہ One to fifteen جو پوسٹس ہیں، Grade one to fifteen وہ اسی یونیورسٹی کے Jurisdiction میں سے لئے جائیں تو پھر یہ Bound ہو جائینگے By law اور تب اس کا تدارک ہو سکے گا ورنہ ایسا Otherwise نہیں ہوتا۔ وہ چونکہ اس کے اندر یہ کورٹ میں بھی کیس کیا اور وہ لوگ ہار گئے کیونکہ ایکٹ کے اندر کوئی ایسی پروویژن نہیں جو وی سی کو سٹاپ کر سکے کہ آپ Other than وہ ڈسٹرکٹ جس میں یونیورسٹی ہے، آپ کوئی اپوائنٹمنٹ نہیں کر سکتے، So only we can do that in this Act، اس میں ہم اس کو Incorporate کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: علاقے کے عوام جو ہیں تو بہت سے اعتراضات ہیں اس بات پر فی الفور تو اسے کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے کہ اس پر مطلب کوئی سرچ کر سکیں اور کچھ لوگوں کو تو وہاں پر تعینات کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے تو آپ کے موقف کی حمایت کی ہے اور وہ کہتا ہے کہ ہم باقاعدہ قانون کی شکل میں دینا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں صرف انکی اطلاع کے لئے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جب کسی کو آپ Appoint کر لیتے ہیں تو اس کو ہٹانا، نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ میں آپ کو مثال دونگا ہزارہ یونیورسٹی کی، وہاں وی سی تھا From Charsadda اور وہاں دو ڈھائی تین سو سے زائد پوسٹیں ادھر کے لوگوں سے انہوں نے اسی کیڈر کی Fill کر دیں، وہاں سے لوگ چلے گئے مانسہرہ سے کورٹ میں، لیکن کورٹ میں وہ لوگ ہار گئے کیونکہ وی سی کے پاس یہ اختیار تھا کہ وہ پورے صوبے سے کہیں سے بھی لے سکتا ہے، سو اس میں ہمیں پڑ کے سوائے وقت ضائع کرنے کے ہم کچھ حاصل نہیں کر سکیں گے اور بجائے اس کے یہ جو نیا ایکٹ آپ پاس کرنے جا رہے ہیں، اس کے اندر ہم اس کو شامل کر لیتے ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Next، اعظم درانی، کوئسچن نمبر 2297، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2339 جناب عبدالکریم صاحب۔

* 2239 _ **جناب عبدالکریم:** کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 اور 15-2014 میں ضلع صوابی میں محکمہ میں بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکیل، گاؤں، تحصیل وحلقہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) ضلع صوابی میں 14-2013 میں صرف دو کلاس فور چوکیدار بھرتی کئے گئے ہیں جبکہ 15-2014 میں تا حال کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

(ب) (2) بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکیل، گاؤں، تحصیل وحلقہ کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکیل	گاؤں	تحصیل	حلقہ
1	محمد زاہد	نعمت گر	1	سوڈھیر محلہ گوجران	چھوٹا لاہور	پی کے 33
2	راویل خان	حیات خان	1	محلہ معظم خیل	صوابی	پی کے 31

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه جی بالکل سوال نه مطمئن یمه او دي سره د منسټر صاحب شکریه هم ادا کوم چي دا سوال ما اوکړو نو دوئ پکښي Personal interest واخستو، د کار سپیډ ئي سیوا کړو، د هغي دننه او

بهر دا سي کا رونه وو چي هغه ډير زيات نا مکمله وو، ډير وخت دا سي ولاړ وو نو په هغي باندې زه د منسټر صاحب شکريه هم ادا کوم، زه مطمئن يم جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2256، نوابزادہ ولی محمد خان، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2257، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 2257 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ کالام میں موضع گورکین میں سکول کچھ عرصہ پہلے برفباری/ سلائڈنگ کی وجہ سے مکمل تباہ ہو چکاہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ بچے کھلے میدان میں کلاسیں لینے پر مجبور ہیں اور بارش/ برفباری کیوجہ سے سکول بعض اوقات بند رہتاہے;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکول کی عمارت کب تعمیر ہو گی، نیز عمارت کی تعمیر تک بچوں کے لئے کیا متبادل انتظام کیا گیاہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں، یہ بھی درست نہیں۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکول گورکین کے طلباء اسی سکول میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: تهينک يو، جناب سپيکر۔ ديکښي جی يوه غلطی شوي ده، زما دا کوئسچن هم چي د کوم کلی نوم ليکلے دے نو هغه ډيپارټمنټ صحيح دے، دغه کلے نه دے "اوشو" دے، نو زما به ډيپارټمنټ ته دا ريکويسټ وی چي دا "اوشو" ځان سره نوټ کړئ، "اوشو" او دا سکول ئي، "اوشو" سکول ئي اوړے دے سيلاب چي د دي څه غم اوکړی۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

جناب جعفر شاہ: سلائيډنګ پري شوے دے جی، "اوشو"۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی دوئ دا وائی چي دا سکول اوبو اوړے يا بهرحال دغه کښي نشته خو ما نن هم ډی ای او نه تپوس اوکړو، هغوی وائی چي يره دا شته، فنکشنل دے نو اوس په دي پته باندي لکه دا سي ما هم دغه تپوس اوکړو چي يره د هغه حلقي نمائنده دے، هغه وائی چي يره دا سکول نشته نو دا

خو بیا عجیبه غوندي دغه دے خو بهرحال هغوی وائی چي دا فنکشنل دے نو که تاسو وایئ زه به ډی ای او ته اووایم، تاسو سره به لاړ شی، هلته به اوګوری چي یره څه مسئله ده؟ چي څه مسئله وی، هغه به په موقع باندي حل کړی۔

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب!

جناب جعفر شاه: بالکل جی، دا Actually د دي سکول نوم دا په دي ګورکین کلی کښي دے خو د سکول نوم "اوشو" دے۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ښه جی۔

جناب جعفر شاه: نو په دي وجه باندي ډیپارټمنټ، هغوی هم صحیح لیکلي دی چي ګورکین په نوم باندي نه دے، د "اوشو" په نوم دے خو ګورکین کښي دے۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی: او کنه ځکه چي د ده نوم لیکلے شوے دے۔

جناب جعفر شاه: د "اوشو" په نوم دي په ګورکین کښي دے۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی؟

جناب جعفر شاه: د سکول نوم "اوشو" دے، پرائمری سکول اوشو۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ښه۔

جناب جعفر شاه: نو هغه دلته ما چونکه ګورکین لیکلے وو، هغه د ګورکین په کلی کښي دے نو په دي وجه باندي هغوی دا جواب ورکړے دے۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ښه ښه، نو بس د نوم غلطی ده۔

جناب جعفر شاه: اؤ۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: خیر دے که دغه وی هغه به اوکړو خو بهرحال دوئ چي کوم نوم یاد کړے دے نو ډیپارټمنټ نن پخپله هلته ناست وو۔

جناب جعفر شاه: او په دغه نوم باندي، دا هغوی صحیح دی۔

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ښه۔

جناب جعفر شاه: خو دا د "اوشو" سکول دے، که ډیپارټمنټ ئے نوټ کړی او او ئي ګوری نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: جی

وزیر تعلیم برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک دہ، صحیح دہ او بہ ئي گورو۔

سید جعفر شاہ: مہربانی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2261، سلیم خان صاحب، سلیم خان صاحب۔

نوابزادہ ولی محمد خان: زہ اوس راغلم، زما کوئسچن پاتي دے سر۔

جناب سپیکر: نہیں، اب وہ رہ گیا، ختم، سلیم خان صاحب، کوئسچن نمبر 2261

2261 _ جناب سلیم خان کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پورے صوبے میں کتنے کالجز موجود ہی، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) حلقے کے اندر نیا کالج بنانے کے لئے کیا طریقہ کار ہوتا ہے؛

(ج) آیا حکومت ضرورت کے مطابق ضلع چترال میں نئے کالج بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) پورے صوبے میں مردانہ وزنانہ کالجز کی تعداد 185 ہے۔

(ب) حلقے کے اندر نیا کالج بنانے کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے حال ہی میں ایک طریقہ کار وضع کیا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)

(ج) ضلع چترال میں تحصیل دروش میں ایک گرلز کالج زیر تعمیر ہے جبکہ حکومت حسب ضرورت نئے کالج کی تعمیر پر غور کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2286، میڈم ثوبیہ شاہد، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2305 سلطان محمد خان، Lapsed دے، کوئسچن نمبر 2316، راشدہ رفعت۔

* 2316 _ محترمہ راشدہ رفعت: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ کے تمام گرلز، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں اے ٹی اور ٹی ٹی کی تمام آسامیاں پر ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں 33 فیصد کوٹہ کے حساب سے اے ٹی اور ٹی ٹی کو گریڈ 16 دیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سکولوں میں سٹاف کی کمی یا آسامیاں خالی ہونے کی وجوہات بتائی جائیں;

(ii) جن اے ٹی اور ٹی ٹی اساتذہ کو 30 فیصد کوٹہ کے حساب سے گریڈ 16 دیا گیا ہے، انکی سنیارٹی لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج): (i) تمام آسامیاں Initial Recruitment کوٹے کی این ٹی ایس کے ذریعے پر کی جا رہی ہیں۔

(ii) (سینارٹی لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب سپیکر: نہیں ہے؟ جی جی، میڈم!

محترمہ راشدہ رفعت: کونسا نمبر ہے؟ سپیکر صاحب! کونسا نمبر ہے؟

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 2316۔

محترمہ راشدہ رفعت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم صاحب سے پوچھا گیا ہے کہ ضلع نوشہرہ کے تمام گرلز، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں اے ٹی اور ٹی ٹی کی تمام آسامیاں پر ہیں؟ یہ انہوں نے کہا تھا کہ ہاں پر ہیں اور 33 فیصد کوٹہ کے حساب سے، یہ بھی انہوں نے کہا ہے، ٹھیک ہے تمام آسامیاں این ٹی ایس کے ذریعے پر کی جا رہی ہیں۔ اس میں بہت سی شکایات ہیں، جناب سپیکر! لوگوں کو بڑی شکایات ہیں، ہمارے پاس جو بھی لیکر آتے ہیں شکایت، ہم انہیں کہتے ہیں کہ یہ سب ٹیسٹ پر اور میرٹ پر بھرتیاں ہو رہی ہیں، اس کے علاوہ نہیں ہو رہی لیکن ان کا اطمینان نہیں ہوتا۔ ابھی تھوڑے دن پہلے میں نے منسٹر صاحب کو ان کی شکایت بھی کی تھی کہ اس کا پانچواں نمبر ہے لیکن بہت بعد میں جب وہ میرٹ پر آگئی، پھر اس کو انٹرویو والے دن کہا کہ نہیں آپ کی اس میں بی ایس سی نہیں ہے تو اس وجہ سے آپ کو نہیں لے سکتے، یا آپ کا انگلش نہیں ہے تو اس لئے آپ کو نہیں لے سکتے۔ ایک تو وہاں بہت سی جگہیں خالی بھی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ عین وقت پر ان کو کہا جاتا ہے کہ آپ Legible نہیں ہیں، بس اب آپ نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بھرتی کے حوالے سے میں تھوڑی سی ڈیٹیل اسمبلی کو اسلئے بتانا چاہوں گا، جتنی پوسٹس خالی تھیں، اس میں جو Already ریکروٹمنٹ ہو گئی ہے تقریباً کوئی ساڑھے گیارہ ہزار اس وقت ریکروٹمنٹ ہو گئی ہے، ساڑھے گیارہ ہزار۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: 8090 پہلے ہوئی تھیں، پھر دوسرے فیز میں ہوئی ہیں۔ بارہ سو صرف ایسی ہیں کہ جن پہ کورٹ کا Stay order ہے، کسی نے کیسز کئے ہوئے ہیں تو بارہ سو ایسی پوسٹس ہیں کہ جو فی الحال ہم نے انٹرویوز کئے ہوئے ہیں، سب کچھ کیا ہوا ہے لیکن فی الحال ہم اس کو Appoint نہیں کر سکتے کیونکہ یہ کورٹ کی طرف سے Stay order ہے اور تقریباً کوئی ساڑھے گیارہ ہزار ہو گئی ہیں ابھی تک، تو محترمہ جو فرما رہی ہیں، اگر کوئی Specific case ہو تو اس کو بتادیں، بالکل اس پر انکوائری کر لیں گے، کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیں گے لیکن اتنا میں کم از کم ہاؤس کو Ensure کراتا ہوں اور میرے خیال میں ساروں کو یہ احساس بھی ہو گا کہ اگر کسی ڈیپارٹمنٹ میں ایک سال کے اندر اندر ساڑھے گیارہ ہزار بھرتیاں ہوتی ہیں اور اس پہ As such اایک ڈیپارٹمنٹ میں آپ نے دیکھا کہ کچھ سو بھرتیاں ہوئی تھیں اور اس میں لوگوں کے مسئلے، تو پورا ایک ہنگامہ بن گیا تھا لیکن اگر اتنی زیادہ تعداد میں ہوئی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ الحمدللہ یہ ٹھیک طریقے سے ہو رہی ہیں، اگر Specific کہیں پہ Exceptional cases ہیں، ایک جگہ پہ ہمیں شکایت آئی تھی تو وہاں پہ ہم نے DEO کو Even suspend بھی کیا ہے، Terminate بھی کیا ہے اور اگر ان کی Specific کوئی شکایت ہے تو یہ مجھے بتادیں لیکن Overall آپ نے بھی سنا ہو گا کہ Overall ویسے ٹھیک طریقے سے ہوا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: وہ بھی کوئی زیادہ شکایت ہمیں کہیں سے نہیں ملی، اگر Specific۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ دیکھ لیں، جو بھی آپ کو ہے تو یہ آپ کو مطمئن کرے گا اور کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات بھی کر لے گا، تو بہتر ہے کہ آپ ان کے، ان کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈز آئے ہوئے ہیں تو بریک میں آپ ان کو ان کے ساتھ ملا دیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اس میں جی میں صرف ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ کچھ لوگ آتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے این ٹی ایس میں اتنے مارکس ہیں تو این ٹی ایس میں تو ان کے مارکس زیادہ ہوتے ہیں لیکن ہوتا طریقہ اس کا یہ ہے کہ اس کا پرانا اکیڈیمک ریکارڈ میٹرک کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان! یہ اچھی بات ہے کہ آپ باقاعدہ فارمولا بتائیں کہ وہ کیا فارمولا آپ کرتے ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہ ہوتا اس طرح ہے کہ پرانا اکیڈیمک ریکارڈ میٹرک کے مارکس، پھر اس پہ ایف ایس سی کے، پھر بی اے کے بی ایس سی کے، ماسٹرز کے، پھر آگے کے وہ ٹوٹل کیا جاتا ہے اور دوسری طرف پہ این ٹی ایس کے مارکس ہوتے ہیں، ان دونوں کو ملا کے جو Aggregate بنتا ہے، اس کو Clear cut ویب سائٹ پہ ڈال دیا جاتا ہے، تو اب کسی کے ہو سکتا ہے این ٹی ایس کے مارکس زیادہ ہوں، میرے اور ایک دوسرے بندے کے لیکن اگر اس کے پرانے اکیڈیمک ریکارڈ میں میٹرک میں، ایف ایس سی میں، بی اے میں اس کے مجھ سے مارکس زیادہ ہیں تو اس کو Weightage دی جاتی ہے تو صرف این ٹی ایس پہ Depend نہیں ہوتا، دونوں کو ملا کے جو Total aggregate بنتا ہے تو اس پہ یہ Finally فیصلہ ہوتا ہے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ راشدہ رفعت: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے خود بھی بات کی تھی، اسی لئے تو بہت سے لوگ شکایت کرنے آتے ہیں، شکایت کے جواب میں میں نے صرف یہ سوال Put کرا دیا تھا، اس لئے کہ ہمارے پاس جو آتے ہیں، ہم کہتے ہیں نہیں اس محکمے میں ایسا نہیں ہو رہا اور اس میں بہت ایمانداری کے ساتھ این ٹی ایس کا جو ٹیسٹ ہے اس کے اوپر سارے کام ہو رہے ہیں لیکن وہ جو میرے پاس لے کر آتے ہیں ناں بار بار، وہ بار بار جو لے کر آتے ہیں، اس کے جواب میں میں نے یہ کرایا تھا اور پھر ایک جو شکایت باقاعدہ آئی، ان سے میں نے یہ ڈسکس بھی کی، ابھی یہ اس سے پہلے جو منگل والا دن تھا، اس دن میں نے ان کو وہ دکھایا کہ وہ پانچویں نمبر پر ہے اور عین انٹرویو والے دن ان کو کہا ہے کہ نہیں آپ جا سکتی ہیں، بس آپ اہل نہیں ہیں، تو بہر حال پھر، اگر اس میں کوئی کمی ہے تو انٹرویو نہ لیا جائے، اس کا ٹیسٹ ہی نہ لیا جائے، اس کے اوپر بڑی محنت بھی ہوتی ہے، بڑے اخراجات بھی آتے ہیں اور جب یہ تمام مراحل سے گزر جاتی ہے تو عین وقت پر اس کو کہا جاتا ہے، یہ ٹھیک بات نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you, thank you, thank you. Next, 2366, Karim Khan Sahib.

* 2366 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013-14 اور سال 2014-15 میں تمام سکولوں کو Need Basis پر نئے کمرے تعمیر کے لئے دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن سکولوں کو نئے کمرے دیئے گئے ہیں، انکی تفصیل حلقہ وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013-14 میں سکولوں کو اضافی 500 کمرے اور 2014-15 میں 233 کمرے پی ٹی سی کے ذریعے تعمیر کے لئے دیئے گئے تھے جن کی حلقہ وائز اور ضلع وائز تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

جناب عبدالکریم: شکريه جناب سپيکر صاحب۔ جناب سپيکر صاحب! سوال 2366 جز (ب)۔ جواب خو ماله راکړے شوے دے خو زما يو ريکويسټ وو منسټر صاحب ته چي زما په حلقه کښي داسي Need basis باندي ضرورت دے، د کمرو پيسي راکړي شوي دی نو په دي مو مهربانی ده خو ريکويسټ مي دا دے چي زه به Application ورکوم چي مهربانی د اوکړی، ماسره ديکښي لا بيلنس شته نه چي څه مهربانی راسره اوکړی۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مونږه چي څه، هغه تقريباً شوے به وی خو بهرحال زه به اوګورم چي څه ګنجائش وی، بالکل دوئ ته چي څه کيږی، بنه خبره ده که څه وی، هغه به ورسره اوکړو۔

جناب سپیکر: ځه بنه ده عاطف خان چشمے خود واچولي، هں۔ (قہقہے)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نظر مو خراب شو، پته نشته نور به راسره څه کيږی؟

جناب سپیکر: اچھا جی، جی۔

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر صاحب! یہ میرا سوال 2305 ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو Lapse ہو چکا ہے جی۔

جناب سلطان محمد خان: سر! اگر ایک منٹ۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2297 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کالجوں میں دفتری امور مثلاً اکاونٹس، بجٹ اور آڈٹ وغیرہ کیلئے سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ کی آسامیاں نہایت ضروری ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 183 میں سے صرف 34 کالجوں میں سپرنٹنڈنٹ کی آسامیاں ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دس سالوں سے 24 کالجوں کو اسسٹنٹ کی آسامیاں نہیں دی گئیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت تمام کالجوں میں سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ کی آسامیاں دینے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے کالجوں کے لئے 21 سپرنٹنڈنٹ اور 24 اسسٹنٹ کی آسامیاں تشکیل دینے کیلئے محکمہ خزانہ کو مراسلہ بھیجا ہے۔

2256 _ نوابزادہ ولی محمد خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ٹکری ضلع بٹگرام کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہائر سیکنڈری سکول کی بلڈنگ مذکورہ سکول کے ساتھ بنائی گئی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکول کے لئے کتنی زمین کس خسرہ نمبر سے لی گئی، نیز مذکورہ سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ہائیر سیکنڈری سکول کی بلڈنگ مذکورہ سکول سے تقریباً 500 میٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ج) پانچ کنال زمین کا انتقال خسرہ نمبر 979 میں کیا گیا ہے، مذکورہ سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے تقریباً 1.866 کروڑ روپے کا فنڈ مختص کیا گیا ہے۔

2286 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہری پور میں پرائمری، مڈل، ہائی سکولز (مردانہ/زنانہ موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں سے کچھ سکولوں میں بنیادی ضروریات (پینے کا صاف پانی، فرنیچر، لیٹرین) کا فقدان ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے مذکورہ بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز ضلع ہری پور کی تحصیل غازی میں موجود پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی لسٹ بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) تحصیل غازی میں کل سکولز (زنانہ/مردانہ) کی تعداد 276 ہے۔

(1) گورنمنٹ پرائمری سکولز (زنانہ/مردانہ)	135
(2) گورنمنٹ مڈل سکولز (زنانہ/مردانہ)	125
(3) گورنمنٹ ہائی سکولز (زنانہ/مردانہ)	14
(4) گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکولز (زنانہ/مردانہ)	02
ٹوٹل:	276

ان تمام سکولوں میں فرنیچر موجود ہے۔ تاہم جن سکولوں میں بنیادی ضروریات (پینے کا صاف پانی، فرنیچر، لیٹرین) کی کمی بیشی ہے، وہ سالانہ بجٹ 15-2014 کے مطابق پوری کی جارہی ہے۔ ان تمام سکولوں میں سٹاف بھی موجود ہے۔

2305_ Mr. Sultan Muhammad Khan: Will the Minister for Elementary & Secondary Education be pleased to state that:

(a) Is that true that there is shortage of school teachers in various areas of the Province;

(b) If yes, then (i) what is the district wise shortage of the teachers, please provide detail;

(ii) What steps have been taken by Provincial Government to address such shortage of the teachers;

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementry & Secondry Education): (a) Yes.

(b) (i) Details are given bellow in the table.

(ii) The District Cadre Posts have been filled and the SST Posts are under process and will be filled in near future.

S.No	District	M/F	S.No	District	M/F
1	Abbott Abad	113	14	Mardan	102
2	Haripur	130	15	Nowshera	60
3	Mansehra	54	16	Swabi	68
4	Battagram	71	17	Charsadda	20
5	Tor Gher	03	18	Peshawar	57
6	Kohistan	25	19	Kohat	57
7	Shangla	34	20	Karak	45
8	Swat	25	21	Bannu	29
9	Buner	81	22	Lakki	09
10	Malakand	33	23	Hangu	03
11	Dir(L)	69	24	Tank	18
12	Dir(U)	30	25	D.I.Khan	00
13	Chitral	88			
	Total	756			468 Gd:Total 756+468=1224

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آپ ٹائم پر آئیں، ہم نے ویسے ہی لیٹ شروع کیا ہے اور آپ ماشاء اللہ کافی لیٹ آئے ہیں۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، (سلطان محمد خان سے) وہ آپ کو میں پھر Next وقت پر کوئی، جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر 27-03-2015، میڈم نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے 27-03-2015، جناب وجیہہ الزمان صاحب، ایم پی 24-03-2015 تا 27-03-2015، جناب حاجی عبدالحق صاحب، ایڈوائزر 27-03-2015، جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 27-03-2015، جناب افتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے 27-03-2015، جناب محمد زاہد درانی، ایم پی اے 27-03-2015، جناب عبدالمنعم خان، سپیشل اسسٹنٹ 27-03-2015، میڈم نسیم حیات صاحبہ، ایم پی اے 27-03-2015، جناب جمشید خان، ایم

پی اے 27-03-2015، جناب سردار ظہور احمد 27-03-2015، جناب اعظم درانی 27-03-2015، جناب ملک بہرام خان، ایم پی اے 27-03-2015۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The leave is granted.

اراکین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یو منٹ، یہ روٹین بزنس چلاتے ہیں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mufti Said Janan, to please move his privilege motion No. 59, in the House.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! عرض ہے کہ میرا توجہ دلاؤ نوٹس 548 بابت فنڈ گیس رائلٹی اور سپیشل پیکج کے حوالے سے دوران اجلاس 07-02-2015 کو وزیر خزانہ صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ متعلقہ ڈی سی او کو ایک ہفتے کے اندر اندر فنڈ جاری اور صرف کرنے کے احکامات صادر فرمائیں گے مگر متعلقہ ڈی سی نے تمام احکامات کو نظر انداز کر کے معاملے پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا، جس سے میرا اور وزیر خزانہ بلکہ تمام ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحکاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! پښتانه وائی چي هغه خله ماته شه چي وائی او خبره ئي نه لړیږی، د زمونږ بذات خود هم هغه شان مثال دے جناب سپیکر صاحب! خو زه به د دغه ایوان مخکښي جناب سپیکر صاحب! دا خبره اوکړم چي مونږ دلته ټول سیاسی خلق ناست یو او دا بارئ او دا وختونه بدلیږی، خلق وائی چي کله د ابا وار او کله د بي بي وار، مخکښي دا وختونه تیر شوی دی چي چا کوم ظلمونه کړی دی، هغه که دنیا کښي هغوی ته سزا نه ده ملاؤ خو هغه د دغي دنیا ریکارډ باندي موجود دے، د اسمبلئ ریکارډ باندي موجود دی۔ جناب سپیکر صاحب! زه په دي منطق او دغه فلسفي باندي نه پوهیږم چي زه حکومت نه زیاتی فنډ نه غواړم، زه خپلي حلقي زمونږ خپلي ویني زوي دی، زه هغه حکومت نه غواړم او زه تقریباً دغي اسمبلئ فلور باندي به ما کم از کم لسو ځلو نه به زیاته دا خبره ما کړی وی او دغي صوبي کښي به داسي وزیر او مشیر نه

وی پاتي چي هغه ته ما دا فرياد نه وی وړے۔ بيا جناب سپيکر صاحب! بامر مجبوری دلته بهر دا ټول اپوزيشن ملګری مونږ سره وو، هلته مونږ اسمبلی اولګوله، عنايت الله صاحب، شاه فرمان صاحب، دوئ راغلل مونږ ته ئے يقين دهانی اوکړله چي مفتی صاحب څه خبره وی، مطلب دے مونږ به تاسو سره کښينو او مونږ ته ئے يقين دهانی راکړله۔ بيا جناب سپيکر صاحب! په هغي باندي حکومت هيڅ عمل درآمد اونکړلو، بيا په دغه تاريخ باندي لکه دا اوس مو کوم اووئيل دلته زما توجه دلاؤ نوټس کال اټينشن راغللو، بيا جناب سپيکر صاحب! مظفر سيد صاحب باندي د آفرين وی، هغوی علی الاعلان ماته اووئيل چي دا ستا حق دے او زه ډی سی ته متعلقه ډی سی ته دا احکامات جاری کوم چي يوي هفتي کښي د دا فنډ اولګوی، لګول د شروع کړلی شی خو جناب سپيکر صاحب! ستره تاريخ نه يو ستره تاريخ هم تير شو او بل ستره تاريخ هم تقريباً مطلب دے چي نيزدے دے ، په تيريدو باندي دے زه خو جناب سپيکر صاحب! دي ته حيران يم چي اسمبلئ کښي يو منسټر يقين دهانی اوکړی، هغه به څنګه د بيوروکريسی افسر وی چي هغه خبري ته به د سره توجه نه ورکوی، نه به د هغي خبري جواب کوی او نه به مطلب دے دا تاسو ته ښه وائی او نه به تاسو ته بد وائی؟ جناب سپيکر صاحب! زه تاسو ته دا درخواست کوم، زړه نه دا درخواست کوم چي زما دا تحريک استحقاق کميټئ ته هم لاړ شی او جناب سپيکر صاحب! زما د يو الله په ذات باندي قسم وی که زما د دغه خبرو غور اونه غوښتلے شو جناب سپيکر صاحب! زه به دلته بهر کښينم او بيا به ته ما باندي شرميږي او دا اسمبلئ ممبران به هم ما باندي شرميږی او بيا چي کومي خبري دی، هغه به هلته کوم، زه به بيا دي ته مجبور ووم جناب سپيکر صاحب۔ دلته مونږ فرياد راوړو، دلته مونږ تاسو ته ګيله راوړو، زمونږ خبره نه اورئ، مونږ چرته لاړ شو، چا ته اووايو، کوم ځائي ته لاړ شو؟ خلق راته وائی چي پيسي مو څه کړلي، بياليس حلقه کښي جناب! ته تيس کروړ روپئ تقسيموي، ولي زه اسرائيل يم، زه کفارو ملک نه راغلے يم، ګيس کوهيان، زما حلقه کښي دري کوهيان دی، جناب سپيکر صاحب! که زه د دغه صوبي نه ووم، حلقه ترياليس خلق د دغي صوبي اوسيدونکی نه وی، زه به بيا خپلي حلقي ته لاړ شم، زه به ورته اووايم چه

دغه حکومتونو کښې تاسو هیڅ حصه نشته۔ جناب سپیکر صاحب! بیا وایم چې زما په الله ذات باندې قسم وی چې زه به دغه ځائې کښې که زما وطن آباد نه وی بنه نو زه به تر ژونده پورې دلته کښېنم۔

جناب سپیکر: عاطف خان! ان کی بات بہت Valid ہے، Kindly آپ اس پہ وہ کریں۔

جناب محمد عاطف خان: (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ماته خو پوره Exactly detail پته نشته چې مسئله څه ده، فنانس منسټر شته نه نو که څنګه وائی، که وائی چې کمیټئی ته لیږو نو کمیټئی ته یا که پینډنګ یا کمیټی ته وائی، چې څنګه وائی اود کړی۔

جناب سپیکر: پریولج کمیٹی، میرے خیال میں مشتاق بھائی! میں اس سیچویشن سے تھوڑا باخبر ہوں، اچھا ہے کہ یہ پریولج کمیٹی میں چلا جائے، چونکہ میں اور نہیں کہہ سکتا لیکن مجھے اس سیچویشن کا علم ہے اور یہ ان کا حق بنتا ہے، اس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

وزیر تعلیم: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، تو

Is it the desire of the House that the motion be referred to privilege committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The motion is referred to the concerned Committee.

جناب سلطان محمد خان: سر، وہ میرا سوال جی۔

جناب سپیکر: وہ میں نے آپ کے ساتھ جو بات کی، میں سیکریٹریٹ کو کہتا ہوں کہ Immediate جو بھی Date ہے، اس کو ایجنڈے میں ڈالیں۔

جناب سلطان محمد خان: سر! تین تاریخ کو۔

جناب سپیکر: تین تاریخ کو ڈالیں اس کو، ٹھیک ہے۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Sikander Hayat Khan, MPA, to please move his adjournment motion No. 128, in the House.

Mr. Sikander Hayat Khan: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I would like to move, to discuss a matter of public importance regarding the feeling of discontentment prevalent amongst the officers of Provincial Management Services Group (a cutting of the newspaper report also is attached). This discontentment….

جناب سپیکر: میں ہاؤس سے تھوڑا ریکویسٹ کروں گا، یہ بہت اہم Topic ہے، عاطف خان! میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ پوراوہ کرلیں اور میرے خیال میں اس پہ ڈیبیٹ کی ضرورت ہے کہ اس پر پراپر ڈیبیٹ ہو جائے۔

Mr. Sikander Hayat Khan: This discontentment is prevalent on account of their bleak prospects of promotions and having no opportunities for their carrier development. More than four hundred and fifty officers are currently working across the Province in this group, and their promotions have been due since long but they are not being given their due share. Looking at the importance of the issue, I move that the routine agenda may be suspended and a detailed debate may be held.

سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر زیات مشکور یمه چي تاسو ماله موقع راکړه او په دي اهم موضوع باندي خبري اوکړو۔ جناب سپیکر! At the outset زه دا وئیل غواړمه چي This adjournment motion is not against anyone but it is for the due rights and due share of the، کوم چي زمونږ پراونشل سروسز والا آفیسرز دی، د هغوی Due share له پاره دا مونږه دغه کوؤ دا د چا خلاف مونږه نه دے راوستے۔ جناب سپیکر! که مونږه اوګورو نو زمونږه د صوبي د Bureaucracy backbone چي دے، هغه دا پراونشل سروسز کیډر چي دے چي د کوم دا د هغي Backbone دے او د هغي حوالي سره چي کوم ورځ نه دا ملک جوړ شوے دے، کله نه چي دلته کښي دا ملک آزاد شوے دے نو دیکښي یو رسه کشی شروع شوي ده او په هغي کښي د پراونشل سروسز سره همیشه زیاتے شوے دے۔ په دیکښي جناب سپیکر! وړومبے په 1954ء کښي The Governor General at that time او ګورنرز یوځائي شول او هغوی یو فارمولا جوړه کړه۔ بیا په 1973ء کښي جناب سپیکر! Unilaterally فیډرل ګورنمنټ د پاکستان ایډمنسټریټو سروسز چي کوم ته به هغه وخت کښي ډی ایم جی سروسز به ئي وئیل، د هغي شیئر ئے زیات کړو او د پراونشل کیډر شیئر ئي کم کړو په

1973 کښي جی، بيا 1993 کښي جناب سپيکر! دا کله چي کيئر ټيکر ګورنمنټ وو نو هغوی هم بيا يو Unilateral فيصله واخستله او په هغي کښي نه سټيک هولډرز ئي راواغوښتل، نه ئي د پراونشل سروسز نه څوک نمائنده راواغوښتلو او يو فيصله ئي اوکړه او داسي عجيبه فيصله ئي اوکړه جناب سپيکر! چي د پراونشل سروسز کيډر د پاره ئي خو يو Pyramid جوړ کړو، د پروموشن د پاره د کيډر د پاره، په هغي کښي په ستره ګريډ کښي ئي ورله 75% کيښودلو، بيا په اټهاره کښي 60% په انيس کښي 50%، بيس کښي 40%، اکيس کښي 35% خو د پاکستان ايډمنسټريټو سروسز دپاره چي دے، هغه Inverse pyramid ئي جوړ کړو، په ستره کښي 25%، اټهاره کښي 40، انيس کښي 50، بيس کښي 60، اکيس کښي 65 او بيا بائيس کښي هم دوئ ته سيټ ملاؤ شو او بائيس کيډر کښي پراونشل سروسز ته ملاؤ نه شو، نو جناب سپيکر! يو لحاظ سره که تاسو اوګورئ چي تاسو ته Pyramid structure وی، لاندي تعداد زيات وی او پاس کم پوسټونه تاسو ته راکړي کيږی نو ستاسو پروموشنز به هم چي دے هغه به زيات Difficulty سره او ګرانه سره کيږی، چي تاسوته لاندي سيټونه کم وی او پاسه دپاره سيټونه زيات وی نو پروموشنز کښي به هم اسانی وی او زر زر به کيږی پروموشنز، نو دا يو داسي دغه دے چي په دي باندي Contentious يو ايشو جوړه شوه او دا بار بار دا ايشو اوچته شوي ده په دي فورم باندي هم مخکښي اسمبلو کښي دا خبره اوچته شوي ده، بيا په 1999 د دي اسمبلئ يو Unanimous Committee Report هم راغلے دے، بيګم نسيم بی بی د هغي چيئرمينه وه د اسټبلشمنټ اينډ ايډمنسټريشن کميټی او هغوی Unanimous پاس کړے وو خو په هغي باندي عمل درآمد او نه شولو۔ جناب سپيکر! اوس خاص کر د اتلسم ترميم نه پس چي ډيري محکمي صوبو ته واپس راغلي نو اوس د دي Door هم ضرورت شوچي دي پراونشل سروسز کيډر چي دے، د دي Ratio د زيات کړے شی او دوئ سره هم د انصاف اوکړے شی۔ بيا جناب سپيکر! خاص کر زمونږ د صوبي په حوالي سره چي اوګورو نو دوه دري خبري په دي کښي اهم راځی يو خو که مونږه Article 240(b) ته لاړ شو جناب سپيکر! دا دے جناب سپيکر!

Article 240: “Subject to the Constitution, the appointments to and the conditions of services of persons in the service of Pakistan shall be determined-”

(a) چي دے هغي کښي:

“in the case of services of the Federation, posts in connection with the affairs of the Federation and All Pakistan Services, by or under Act of [Majlis-e-Shoora] (Parliament); and”

بیا (b) چي کوم زمونږه صوبي، زمونږه اسمبلئ سره تعلق ساتی:

“in the case of the services of a Province and posts in connection with the affairs of a Province, by or under Act of the Provincial Assembly.”

یعنی دا به د صوبائی اسمبلئ اختیار وی چي هغه به دا خپل سروسز چي د هغي صوبي په Under کوم راځی، د هغي د پاره به هغوی ایکټ جوړوی۔ جناب سپیکر! یو خو چي اوګورو نو په 1993 کښي اسمبلی موجود نه وه، بیا په 1993 کښي چي کوم اپوائنټمنټ فارمولا جوړه کړے شوه، په هغي کښي پرائم منسټر صاحب موجود وو، څلور واړه کیئر ټیکر چیف منسټران موجود وو، څلور واړه چیف سیکرټریز موجود وو او د پراونشل سروسز چي دے، د هغي یو نمائنده هم موجود نه وو، نو Unilateral فیصله شوه، بیا دا هم زیاتے اوشو چي هغه Unilateral فیصله بغیر د اسمبلو نه، د صوبائی اسمبلو نه چي ارټیکل 240 (b) Clearly وائی چي دا د صوبائی اسمبلئ اختیار دے، د هغي نه بغیر یو فیصله اوکړي شوه او په هغي کښي زیاتے اوکړے شو جناب سپیکر! نو یو خو دغه یو لوئي Contentious issue ده او دا پکار ده چي په دي باندي مونږه غور اوکړو۔ دویم جناب سپیکر! خاصکر مونږ ته مخامخ یو څو تازه مثالونه دی، د 2007 نه پس چي کوم حالات جوړ شو او خاصکر په ملاکنڈ ډویژن کښي چي کوم حالات جوړ شو، نو په هغي کښي دا ډیر مثالونه دی چي د صوبي نه بهر نه چي کم افسران راغلی وو، هغوی دي تیار نه وو چي هغوی هلته کښي سروس اوکړی، په هغي حالاتو کښي هم د پراونشل چي کوم سروسز والا دی، هغوی لاړل او هغوی هلته په هغي سختو حالاتو کښي سروس اوکړو، جناب سپیکر! تر دي حده پوري چي د سوات د ډی سی آرډر، دلته کښي د سوات ممبران ناست دی، زما نه به زیات هغوی خبر وی، شپږ ځله آرډر اوشولو او شپږ ځله کینسل شو، اخره کښي د

فشریز ډیپارټمنټ یو کس وو چي هغه ته دغه شو چي یره ته ډی سی شوي نو هغه راغے او هغه چارج واغستو او هغي حالاتو کښي ئي هغه سلسله اوچلوله، نو دغي حوالي سره هم دا ضروری ده۔ بیا جناب سپیکر! چونکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه یو منټ، زه تاسو ټولو ته ریکویسټ دا کومه، دا چونکه ډیر اهم ډیبیټ دے او دا مونږ له لږ سیریس پکار دے نو زه دا غواړمه چي حکومتی بنچ نه هم په دي باندي ثوک سیریس خبره اوکړی او کم از کم د سکندر خان دا دغه لږ واوری، خبره اتره واوری نو دا به ډیره مناسب وی، نو پلیز تاسو لږ۔

جناب سکندر حیات خان: بیا جناب سپیکر! خاصکر که اوګوري نو د پاکستان ایډمنسټریټیو سروسز چي کوم ته به ئي مخکښي ډی ایم جی وئیل او بیا دا وروستو پاکستان ایډمنسټریټیو سروسز جوړ شو، د هغي کنټرول د اسلام آباد اسټیبلیشمنټ ډویژن سره دے، ډیر زمونږه د صوبي داسي افسران دی چي مونږه غواړو چي راشی او زمونږه صوبه کښي واپس د خپلي صوبي خدمت اوکړی خو هغوی مختلف نورو صوبو کښي، خاصکر زه به تاسو ته د هارډ ایریا والا چي کوم Concept دے چي هغي کښي زمونږه ئي نه ده Include کړي، بلوچستان په هغي کښي شته، زمونږه ډیر افسران دی چي هلته کښي په دے دغه باندي دغه دی چي Mandatory Service په هارډ ایریا کښي ئي ورله ایښودے دے او هغوی هلته کښي دی حالانکه دلته کښي صوبه کښي د هغوی ضرورت دے چي هغوی دلته کښي راشی، صوبائی حکومت بار بار دا خبره Take up کړي هم ده خو د هغوی ثوک خبره په هغي حوالي سره نه اوری، نو په دغه حوالي سره هم چونکه د هغي زمونږه کنټرول زمونږ سره نه دے نو پکار دا ده چي مونږه دي خپل سروسز خپل دغه دي ډیویلپ کړو او هغه د بهتره طریقي سره راولو۔ بیا جناب سپیکر! داسي هم شوی دی چي ټهیک ده مونږه د نورو صوبو هم خلاف نه یو، مونږه غواړو چي د هغوی هم افسران د راځی خو جناب سپیکر! هغوی دلته کښي دوه کالو، دریو کالو، ثلورو کالو له راځی او چي را هم شی نوزیات کوشش ئي دا وی چي واپس خپلي صوبي ته د بدلیدو کوشش کوی، چي راشی هغي کښي چي ثو پوري هغوی د دي صوبي په حالاتو پوهیږی، په دي پوهیږی چي دا تور غر کوم ځائي کښي دے، په تور غر کښي ثو تحصیله دی، په

کوهستان کښي څو تحصیله دی، په ڈی آئی خان کښي څو تحصیله دی، چي په هغي باندی پوهيږی پوهيږی هم نو په هغي کښي هم ڈیر ٹائم لگی جناب سپیکر! او بیا کوشش ئي هم دا وی چي واپس هغوی خپلي صوبي ته لاڑ شی۔ بیا زمونږه د صوبي دا مخصوص حالات چي کوم نه مونږه اوس تیریږو لگیا یو، په دغه حالاتو کښي هغوی په دي ماحول باندي هغه شان پوهيږی هم نه جناب سپیکر! نو پکار دا ده چي مونږه دا خپل سروسز چي دی، دا دي Strengthen کڑو او دوئ له دي زیاته موقع ورکڑو۔ ورسره ورسره جناب سپیکر! داسي هم واقعات شوی دی چي د دوئ خلاف خو صوبه ایڈمنسٹریٹو څه ایکشن هم نشی اخستے، جناب سپیکر! داسي هم شوی دی چي په دي اسمبلئ مثالونه به زه، د تیر شوي اسمبلئ دغه کښي به درکڑمه۔ واقعات داسي اوشو چي بعضي افسران وو په پولیس کښي، هغوی د اسمبلی ممبرانو سره زیاتے اوکڑو او په هغي باندي صوبي بیا هیڅ قسمه دغه نشو کولے سیوا د دي نه چي هغوی دي فیڈرل گورنمنٹ ته Surrender کڑی۔ یو مثال به بل زه تاسو ته درکڑمه د بنوں جیل واقعه اوشوله، په هغي کښي جناب سپیکر! که تاسو اوگوري پراونشل سروسز والا چي دی، هغه ٹول افسران سسپنڈ هم شول او هغوی ته سزا هم ملاؤ شوه او هغوی اوس هم د هغي سزا دغه کیږی لگیا دی، د هغه وخت کمشنر عبداللہ خان چي دے، هغه اوس هم سسپنڈ دے خو هغه وخت کښي چي کوم ڈی سی وو، هغه صرف Surrender شولو فیڈرل گورنمنٹ ته او شپږ میاشتي پس دوباره راغے او هم زمونږه صوبي کښي دوباره ڈی سی اولگیدو جناب سپیکر! هغه ته هیڅ قسم دغه نه شو، نو زمونږه پري هغه شان کنٹرول هم نشته، د هغوی Stake هم دلته کښي نشته، که زمونږه که د دي پاکستان ایڈمنسٹریٹیو سروسز والا زمونږه افسران وی نو څه د هغوی خو Stake وی، چونکه دي خاوري سره تعلق ساتی نو څه د هغوی خو Stake وی خو د بهر والا چي دے د هغوی خو Stake هم هغي لحاظ سره نشته، نه مونږه هغه شان د هغوی کنٹرول دغه کولے شو، جناب سپیکر! دا یو ڈیر لوئي ایشو ده، زما خو به دا درخواست وی چي که دا ستاسو هم دغه وی او د هاؤس هم اجازت وی چي دا مونږه لاء ریفارمز کمیٹی کښي دا ایشو Raise کڑو او دي باندي چي کوم زوڑ رپورٹ هم دے، هغه هم

راوغواړو، سټیک هولډرز هم راوغواړو او یو Threadbare discussion په دي باندي اوکړو او د دي یو مستقل حل راوباسو ځکه جناب سپیکر! دا افسران چي دي، دیکښي لګیا وی چي یره اولس کاله، اتلس کاله په یو ګریډ کښي به نوکری کوی او نور کسان چي دی، هغوی ته پنځه کالو کښي د Next grade promotion ملاؤ شی نو جناب سپیکر! دا ډیر د هغي لحاظ سره زیاتے دے او هغوی سره ستا په زړه کښیي یو Discontentment او Discontentment چي وی نو بیا سړے خپل هغه شان Full توجه نشی ورکولے خپل جاب له او د هغي سره زمونږه سروس ډیلیوری چي ده، هغه هم Affect کیږی، نو جناب سپیکر! زما به دا درخواست وی، د حکومت خبره به واورو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان به دي باندي Comments کوی، شاه فرمان خان۔

جناب جعفر شاه: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جعفر شاه صاحب، جی جی۔

جناب جعفر شاه: تهینک یو، تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سکندر خان ډیر زیات په ډیټیل باندي خبره اوکړه، زما خیال دے دیکښي نور ځائیږی څه نه او مونږه Fully support کوؤ چي دا لاء ریفارمز کمیټی ته لاړ شی، هلته به Threadbare discussion اوشی، د اپوزیشن او د ګورنمنټ، پوره کمیټی به په هغي باندي ټول په ډیټیل باندي به دا اوګوری او زما خیال دے یو ډیر ښه Decision به راشی او It’s a long lasting decision که په دي سیشن کښي مونږه اوکړو نو It will be a good credit also، ډیر Important issue ده۔

جناب سپیکر: عاطف خان، مولانا صاحب! تاسو خبره کوئ، عاطف خان! جی جی، چي مولانا صاحب خبره اوکړی نو بیا به عاطف خان اوکړی۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر۔ سکندر خان صاحب نے بہت تفصیل سے بڑے اچھے طریقے سے پراونشل مینجمنٹ گروپ کے حوالے سے اور فیڈرل مینجمنٹ گروپ کے حوالے سے جو صوبے کے حوالے سے انہوں نے باتیں کی ہیں، تفصیل سے، یہ انتہائی ضروری بھی ہے کہ ہمیں وہ حق جو ان کا بنتا ہے، وہ حق ان کو ملنا چاہیے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس حوالے سے ہمیں یہ بھی

سوچنا ہے کہ اس کو ہم Balance کیسے کریں؟ جیسے انہوں نے حوالے دیئے اور فیڈرل سروسز کے لوگ آتے ہیں باہر دوسرے صوبوں سے اور پھر وہ واپس چلے جاتے ہیں، دو تین سال گزار کر اور یہاں پر جیسے انہوں نے کہا کہ تحصیل تک ان کو معلومات نہیں ہوتیں اور پھر وہ واپس بھی اپنے صوبے میں چلے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ جو انہوں نے کی ہے کہ ہارڈ ایریا کے حوالے سے جو انہوں نے بات کی ہے، وہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ اس وقت ہمارے صوبے میں امن وامان کا مسئلہ ہے، ہمارے صوبے میں ضرب عضب چل رہا ہے جناب سپیکر! اور جب پھر ضرورت ہوتی ہے تو پھر وہ لوگ اس میں اس طرح ڈیوٹی نہیں دینا چاہتے، اس ایریا میں نہیں جانا چاہتے کہ یہ مشکل ایریاز ہیں اور ہم اس میں نہیں جا سکتے، پھر ہم اپنے صوبے کے جو سروسز کے لوگ ہوتے ہیں، پھر ان کو مجبور کرتے ہیں کہ آپ جائیں وہاں پر اور آپ نے وہ ڈیوٹی دینی ہے اور جو مثال انہوں نے دی ہے، تو میں آگے چل کر بنوں کے جیل تک انہوں نے محدود کی بات، میں کہتا ہوں کہ ڈی آئی خان جیل کی بات ہوئی اور ڈی آئی خان جیل میں بھی جن لوگوں کو، یہاں پر انکوائری ہوئی اور پھر جن لوگوں کو سزا ہوئی تو وہ بات چلی گئی فیڈرل اسٹیبلشمنٹ میں اور ان کو سزا نہیں ہو سکی، آج تک بھی وہ کیس کورٹ میں چل رہا ہے اور جو لوگ فیڈرل مینجمنٹ گروپ سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ کیس ادھر ہے اور یہاں پر جو سزا دی گئی، اس کا کوئی عملاً ان پر کوئی اثر ہوا نہیں جناب سپیکر! تو اس وجہ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے اور ہمیں اٹھارہویں ترمیم، جیسے سکندر خان صاحب نے ذکر کیا، اس کے بعد ہمیں اور بھی اس کی ضرورت پڑ رہی ہے، چونکہ بہت سارے ڈیپارٹمنٹ صوبے میں آ گئے ہیں اور Balance کرنا چاہیے ہمیں کہ ہمیں اپنے لوگوں کو یہاں صوبے کے جو سروسز کے لوگ ہیں، ان کو سپورٹ کرنا چاہیے تاکہ وہ Balance بھی برقرار رہے کہ جتنے فیڈرل گورنمنٹ سروسز کے لوگ ہوں تو ان سے کہیں زیادہ ہمارے پاس لوگ موجود ہوں تاکہ ضرورت کے مطابق پھر ہم ان کو Appoint کر سکیں۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ جیسے کہا گیا کہ کمیٹی میں یہ جانا چاہیے، لاء ریفارمز کمیٹی کے حوالے تو یہ بہت بہتر ہو گا کہ اس پر ڈسکشن ہو، ہم اس چیز کی تائید کرتے ہیں اور جو بہتر Decision آ سکے، تمام جو ہمارے یہاں پر اسمبلی ممبران بیٹھے ہیں تو اس سے یہ ہم بہتر نتائج نکال سکیں گے اور یہ ہمارے صوبے کے لئے بہتر ہو گا۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ستار صاحب، عبدالستار صاحب۔ اس کے بعد عاطف خان گورنمنٹ کی طرف جواب دیں گے، آپ جو بھی پوائنٹس ہیں تو وہ عاطف کے ساتھ شئیر کریں پھر۔ جی جی۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ سکندر نے بڑا اہم مسئلہ اٹھایا ہے سر، یقیناً ہمارے پی ایم ایس سروسز کے جتنے بھی وہ ہیں، ایک تو ہمارا، ان کا مطالبہ بھی ہے اور اس میں آئینی بات بھی ہے۔ جس آئینی بات کا حوالہ صوبائی اسمبلی کے حوالے سے سکندر نے دیا ہے، یہ (فارمولا) بنا تھا کیئر ٹیکر گورنمنٹ میں، اس کو بھی ہم نے دیکھنا ہے اور دوسری بات سر! بڑی اہم بات یہ ہے اس میں کہ ہماری جو Zone allocation ہے اس پر ہمارے مختلف علاقوں کے بڑے Reservations ہیں۔ پبلک سروس کمیشن کی Restructuring بھی لازمی ہے، ہمارے ناردرن ریجن کے جتنے بھی ہمارے ممبران اسمبلی ہیں، ہم نے ایک بات اس بجٹ میں بھی اور اس کے بعد بھی ایک قرارداد کی شکل میں ہم نے لائی تھی کہ ہمارے لئے جو Most backward areas ہیں، Most hard areas ہیں، ان کے لئے پبلک سروس کمیشن میں چھٹے زون کی بھی ہم نے بات کی ہے، اس لحاظ سے میں، ہماری پارٹی کی طرف سے بھی، میں سکندر خان کی اس موشن کی حمایت بھی کرتا ہوں اور سر! میں کہتا ہوں کہ یہ مناسب ہے کہ لاء ریفارمز کمیٹی میں چلا جائے گا، اس کو Examine کیا جائے گا۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔ جی جی، عارف یوسف، عارف یوسف صاحب!

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی): شکریہ جناب سپیکر۔ سر یہ جو پریولج موشن سکندر خان صاحب لائے ہیں، اسکی تو ہم ٹھیک ہے ایڈجرنمنٹ موشن سر، اس میں یہ ہے کہ ٹوٹل تقریباً ہمارے انہوں نے ساڑھے چار سو یا پانچ سو تقریباً ٹوٹل افسران ہمارے بنتے ہیں، یہ جو پراونشل مینجمنٹ گروپ میں آتے ہیں اور ابھی تک انکی یہ بات ٹھیک ہے، جو پروموشن ہیں انکی، ابھی Due ہیں، اس میں سر! جو پروموشن ہوتی ہے، وہ دو طرح کے افسران ہوتے ہیں، ایک تو جو نیچے سے ترقی کر کے آتے ہیں اور ایک ڈائریکٹ جو پی سی ایس کے تھرو آتے ہیں، پھر جب سترہ تک پہنچتے ہیں تو آگے پھر ان کا ایک پروسیجر ہے، اسکے مطابق آگے ترقی ہوتی ہے اور اس میں تقریباً جو پبلک سروس کمیشن کے تھرو آتے ہیں یا جو ان کے نیچے افسران آتے ہیں، ان کے برابر انکا وہ چلتا ہے لیکن سر! اس میں جو ابھی شارٹ میں ان کو یہ بتاؤنگا کہ یہ جو اوپر جب تک ان میں جگہ نہ ہو، ان کی پروموشن، اسکا ایک طریقہ کار، باقاعدہ اس میں میں نے ڈیٹیل میں جواب میں اس میں لگایا بھی ہے اور اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ ایک وہ دے دیں، عاطف خان! پلیز کمنٹ۔

معاون خصوصی: سر، اس میں صرف ایک یہ بات کہونگا کہ جو اپوائنٹمنٹ فارمولا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔۔۔۔

معاون خصوصی: یہ تو سپریم کورٹ میں اس ٹائم Due ہے، سر! Sub judice ہے، سپریم کورٹ میں اس ٹائم پڑا ہوا ہے، پاکستان میں جتنے افسران ہیں، وہ سپریم کورٹ میں گئے ہیں، وہ Sub judice ہے۔

جناب سپیکر: عارف صاحب، تھینک یو جی، تھینک یو۔ عاطف خان، پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی مسئلہ واقعی بہت زیادہ سیریس مسئلہ ہے جو سکندر خان صاحب نے اٹھایا، یہ لوگ ملے تھے ہمارے ان سے بھی، گورنمنٹ سائڈ کے لوگوں سے بھی ملے ہیں، شہرام صاحب سے بھی ملے ہیں، مجھے پورا انہوں نے بتایا ہے کہ جی یہ مسئلہ پوری ڈیٹیل انہوں نے بتائی ہے، تو ایک تو Overall generally میں یہ بات کروں کہ جس طرح Politician کا اور بیوروکریسی کا ریگولر ایک Tug of war چلتا رہتا ہے کہ جی ایک کہتا ہے کہ جی میرے اختیار ہے، دوسرا کہتا ہے میرا اختیار ہے، اس طرح سی ایس ایس کا، اور یہ پی ایم ایس کا، انکا بھی ہمیشہ سے ایک سلسلہ چلتا رہا ہے لیکن میرے خیال میں اس کا کوئی حل نکالنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح انہوں نے بھی کہا کہ کمیٹی اس پہ بنائی جائے، مطلب یہ ہے میں دو تین باتیں Mention کروں کہ بالکل اس میں ایک کمیٹی بنانی چاہیئے جو کہ یہ مسئلہ بھی حل کرے اور ساتھ میں ریفامز جو بھی ہوں تاکہ ریفامز بھی اس میں آسکیں کہ مزید آگے، کیونکہ حالات بدلتے ہیں، صوبے کے، ملک کے، Overall system کے تو اگر اس میں ریفامز آسکتے ہیں تو اچھا ہے کہ Broad based وہ بنے کہ اس مسئلہ کو In totality حل کیا جائے، صرف یہ نہیں کہ ریفامز کا اگر کوئی، کہیں سے بھی Input آسکتا ہے تو میرے خیال میں وہ بھی ساتھ Include کر دیں، یہ مسئلہ بھی حل کرائیں اور ساتھ میں ایک اور چیز بھی ضرور ذکر کروں گا، ہارڈ ایریا کا انہوں نے ذکر کیا، اگر Unanimous یہاں سے ایک فیصلہ، ریزولیوشن آسکتی ہے کہ جی ہمارے صوبے کو بھی، ہم نے تو بہت دفعہ اس کو اٹھایا، کہ ہمیں آفیسرز کی ضرورت ہے لیکن ملتے نہیں، بلوچستان ہارڈ ایریا ہے اور جس طرح سکندر خان صاحب نے بھی ذکر کیا کہ اس وقت جو Main مسئلہ یہاں پہ چل رہا ہے، دہشت گردی ہے اور جتنے مسئلے ہیں لیکن ہارڈ ایریا نہیں Declare کیا جاتا ہے، تو فیڈرل گورنمنٹ کو اگر ہم ایک ریزولیوشن Unanimous بھی پیش کر دیں کہ چیز کو ہارڈ ایریا Declare کیا جائے تاکہ ہمیں مزید افسران اچھے ملیں

اور باقی کی ایک Broad based committee بنائی جائے جو ریفامز بھی کرے اور جو کہ یہ موجودہ مسئلہ جوانہوں نے Pinpoint کیاہے کہ اس کو بھی حل کر دے تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، مطلب کمیٹی میں، لاء ریفارمز کمیٹی اس کے لئے Specially اس میں بھیج دیں گے۔ جی جی۔

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اچھا، میڈم! ایک یہ وضاحت کریں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، میڈم۔ جی سکندر خان صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو ډير مشکور يمه چي بيا مو ماله موقع راکړه۔ عاطف خان هم خبره اوکړه او ټولو دغه اوکړه، بنيادی طور باندي يو خو دي فارمولي باندي زمونږه دغه دے چي دا فارموله کښني اوکتلي شی او زه هم دا Agree کوم چي ريفارمز هم پکښني پکار دی خو ديکښني جناب سپيکر! دا هم يو خدشات دی چي بعضي د ريفارمز په نوم باندي هم چي دے پراونشنل سروسز سره زياتے کيږی لګيا دے او دا يو خدشات او خطرات ساتھ مخامخ راروان دی چي ګريډ21 پوسټ چي دے، هغه Abolish کيږی لګيا دی، خاصکر د سپيشل سيکرټری پوسټ دے، هغه Abolish کيږی نو چي دا Abolish شی نو بيا نور به هم د دوئ پروموشن دغه چي دے، هغه به نور به هم رکاؤ شی جناب سپيکر! او په دي باندي کيبنټ Decision هم شته او د هغي باوجود بعضي داسي دغه کيږی لګيا دی نو که دا ريفارمز کښني مونږه کښنينو او په دي باندي Threadbare يو دغه اوکړو۔

جناب سپیکر: زما خيال دے، دا بالکل Valid ده او دا به د لاء ريفارمز کميټی ته ريفر کړو ځکه چي ګورنمنټ هم هغي سپورټ کړو خو ميډم څه خبره کول غواړی، زه هغي له موقع ورکوم، د هغي نه پس دا هاؤس ته دغه کوم۔

Special Assistant for Social Welfare: Thank you very much, Mr. Speaker.

سکندر ډيره Important issue دغه کړه، The department is so deficient in these cadre او چي زه Highups ته اووايم نو Highups وائی چي پنجاب نه څوک راځی نه، Really دا صوبه سرحد د پاکستان حصه نه ده که څه چل دے چه

ولي نه راځی؟ نمبر ون دیکښي دا ایشو ده، نمبر ټو چي دا کمیټۍ ته لاړ شی نو دوه دري پوائنټس به ګورے I would like to know, what is the differece between their training، لکه اوس ایف سی پی ایس / ایم سی پی ایس د ډاکټرئ پته ده چي د دي پی ایم ایس او د دي ډی ایم جی ګروپ په ټرینګ کښي Basic فرق څه دے؟ We would like to know that ګورئ تاسو ما ته بد بد کتل خو شهرام او عاطف سره ناسته وومه، I was bagging them چه ما له یو کس راکړئ د ډیپارټمنټ Skeleton نه وی، یو ډهانچي باندي زما ډیپارټمنټ روان دے، How come Sikandar I am really hat's off to you چي تاسو داسي Important خبره رواسته، Each and every department is deficient، قسم په خدائے (تالیاں) په دوه دوه دغه باندي دغه چلیږی۔ تهینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The motion is referred to the concerned Committee.

(سیکرٹری اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! پندرہ دن کے اندر اندر اس کا اجلاس بلالیں۔ میڈم آمنہ سردار، Sorry مسٹر شاہ حسین، مسٹر شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی جی، منسټر صاحب نشته جی، که دا پینډنګ اوساتئ نو ستاسو به مهربانی وی جی۔

جناب سپیکر: پینډنګ۔

جناب شاہ حسین: مهربانی۔

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار، جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں معزز ایوان کی توجہ انتہائی اہم اور توجہ طلب مسئلے کی جانب دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ایف ایس سی کے وہ بچے جو بارہ یا چودہ سال خوب محنت کر کے پڑھائی کرتے ہیں اور ہر کلاس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے ہیں لیکن یکایک انہیں Analytical System کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایٹا ٹیسٹ دینے میں، یوں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے اور خاطر خواہ یا Required

marks نہیں لے سکتے جس کی وجہ سے وہ میڈیکل یا انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں اور اس کے برعکس بہت سے اوسط درجے کے بچے اندازے اور تکے لگا کر پاس ہو جاتے ہیں جبکہ ایک محنتی اور لائق بچہ پیچھے رہ جاتا ہے اور اس کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے، جناب سپیکر! دراصل ہمارا جو ہائر اور ہائر سیکنڈری سسٹم ہے، وہ Summative system ہے اور وہ پوری دنیا میں اب متروق ہو چکا ہے، ہوا ہے، Analytical System کے مطابق آپ ٹیسٹ لیتے ہیں اور جب Analytical System کے مطابق ٹیسٹ لیے جاتے ہیں تو ان کو تعلیم بھی Analytical System کے مطابق دی جانی چاہئے اور یکایک وہ بچے جو رٹے مار کے آتے ہیں اور جو پورے سال، بارہ چودہ سال محنت کر کے پڑھ کے آتے ہیں، ان کو اچانک آپ Analytical System کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ بڑی بڑی اکیڈمیز کھل گئی ہیں جو پچیس ہزار، چالیس ہزار، پچاس ہزار روپے میں ان بچوں کو ٹیسٹ کی تیاری کراتی ہیں اور غریب بچہ جو ایک عام گورنمنٹ سکول سے یا گورنمنٹ کالج سے پڑھ کے آتا ہے، وہ Afford نہیں کر سکتا، نہ وہ انٹرنٹ کی سہولتوں سے مستفید ہو سکتا ہے، نہ وہ Expensive کتابیں Afford کر سکتا ہے، نہ وہ اکیڈمی کے قیمتی اخراجات اور فیسیں، ہم میں سے بیشتر لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جنھوں نے اپنے بچوں کی اتنی بھاری فیسیں ادا کی ہوئی ہونگی ان اکیڈمیز کو دینے کے لئے، تو اس سے ہم غریب بچے کو Discourage کر رہے ہیں کیونکہ وہ بچہ محنت کر کے آتا ہے اور جو Analytical System ہوتا ہے، Some time اس سسٹم میں رہ جاتا ہے۔ اگر آپ پچھلے چند سالوں کی درخواستیں دیکھیں جو محکمے کو شاید وصول ہوئی ہونگی، ان میں بہت سارے بچے جو Toppers تھے اور Top ten positions پر ہوا کرتے تھے، اپنے سکولز کالجز یا اپنے ضلعوں میں وہ بہت زیادہ Suffer ہوئے ہیں اور ان میں سے ایسے ایسے، ایک دو بچوں نے، ایسے واقعات ہوئے ہیں جنھوں نے خودکشی کر لی کہ ان کے اس Required marks نہیں آئے این ٹی ایس میں، تو اس کے اوپر میں چاہونگی کہ، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: مشاق صاحب، مشتاق غنی۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! جیسے آنریبل ممبر صاحبہ نے فرمایا، میں اس سے شدید اختلاف کرونگا اس لئے کہ یہ جو سسٹم ہے، ایٹا، یہ اس لئے لایا گیا تھا کہ اس سے پہلے کیا ہوتا تھا کہ ملک کے جتنے بھی بورڈز تھے اور صوبے میں بھی اور صوبے سے باہر کے بھی، تو آ جاتے تھے اور میرٹ بن جاتا تھا، مارکس کی بنیاد کے اوپر اور اس میں یہ انگلی اٹھتی تھی کہ بورڈ کا سسٹم Uniform نہیں کیا جا سکتا،

انسان ہیں، انسانوں نے مارکنگ کرنی ہے، اس میں اوپر نیچے ایک چیز ہو جاتی ہے اور بچے کے ساتھ صحیح انصاف نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر بعض ایسے لوگ جو کہ کسی جگہ سے پورے ملک کے اندر صحیح چیز ہوتی تھی، کراچی سے سرٹیفکیٹ لے کے آجاتے تھے، Different boards سے یا کسی اور جگہ سے، صوبے کے اندر سے بھی تو اس میں بھی Uniformity نہیں آسکتی تھی اور حقدار کو اس کا حق، محض مارکس کی بنیاد پہ نہیں مل سکتا تھا اور اب جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تھا، MCQs، یہ رٹے سے بھی کئے جا سکتے تھے جناب، یہ اتنے زیادہ ہوتے ہیں اور Time limitation ہوتی ہے، اس کے اندر بچے نے ان کو، اور اگر وہ دائیں بائیں بھی دیکھے گا تو اس سے Miss ہوتے ہیں So اسے Full concentration کے ساتھ Speedily اس کو Attempt کرنا ہوتا ہے اور اس میں تکہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تکہ اگر وہ لگا یا بھی تو غلط، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ Hundred percent تکہ لگا کے اور میرٹ کے اوپر آجائے گا؟ So this is the only system جو کہ ایک Uniformity کو Develop کرتا ہے اور حقدار کو اس کا حق دیتا ہے Through ETA Test، اور اگر اس کو ہم نے ختم کر دیا تو وہی پرانا سسٹم جب آگیا تو Then that unhealthy practice سٹارٹ ہو جاتی ہے To seek high marks in the examinations and for that purpose they used all the unfair means to get such marks اور اس لیول پر آنے کے لئے، تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کو Encourage کرنا چاہیئے اور باقی رہا اکیڈمیز کا تعلق تو بچے اپنی Preparation کے لئے اگر کوئی چیز کرتے ہیں تو This is their right لیکن لائق بچوں کو اس قسم کی Preparation کی ضرورت بھی نہیں پڑتی جو بورڈ میں پوزیشن لیتے ہیں، جو Top twenty میں آتے ہیں، ان کا ظاہر ہے لیول ہی ہائی ہوتا ہے کہ ان کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی جو کچھ Weak ہوں ان کو شاید ضرورت پڑ جاتی ہو گی لیکن بہر کیف میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ایٹا کا ٹیسٹ ہے، اس کی بنیاد پہ جو میڈیکل، انجینئرنگ کے لئے سٹوڈنٹس کا انتخاب ہوتا ہے، یہ ایک درست طریقہ ہے اور اس سے بورڈز کے اندر اگر کوئی بورڈ خدانخواستہ غلط کام کر رہا ہے اور جس کو مانیٹر نہیں کیا جا سکا اور اس نے غلط ریزلٹ ڈیویلپ کر کے ہائی مارکس لے آیا اپنے سٹوڈنٹس کے، تو ان کے بھی آ کے یہاں پہ ٹیسٹ ہو جاتے ہیں اور جو حق باحقدار، حقدار کو، اس کے مصداق حقدار کو اس کا حق مل جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ آئٹمز نمبر 8 اینڈ 9، یہ کال اٹینشن ہے، اس پہ ڈیبٹ نہیں ہو سکتی ہے۔

Please, item No. 8 and 9: Honourable Minister for Information, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کروں گا کہ چونکہ اس پہ کچھ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ مزید کام کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ہے ہمارے جی جی، یہ Censorship of Motion Pictures(Films, CDs, Videos).

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہی والا؟

جناب سپیکر: یہی والا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ بھی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو اس میں بھی اس کو ڈیپارٹمنٹ سے بات ہوئی ہے اور کچھ اس میں چیزیں آ رہی ہیں ایسی کہ وہ مزید اس میں Incooperate کرنا چاہتے ہیں So اس پر میں گزارش کروں گا کہ ڈیفر کر دیں۔

Mr. Speaker: Okay, kept pending.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: پینڈنگ کر دیں۔

Mr. Speaker: Ji, item No. 10 and 11: Honourable Minister for Higher Education.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس میں بھی میری آپ سے مؤدبانہ ریکویسٹ ہے کہ اس میں بڑا کام ہوا ہے، ساتھیوں کی بہت زیادہ امنڈمنٹس بھی آئی ہوئی ہیں اور ہم چاہتے ہیں سر! کہ یہاں پہ ہم کوئی Consensus document لے آئیں تاکہ اس میں وہ کریں اور ڈیپارٹمنٹ کو مزید بھی اس میں تھوڑا ٹائم چاہیئے، ایک دو چیزیں نئی جیسے آج ایک چیز یہاں پہ ڈیویلپ ہوئی کوہاٹ یونیورسٹی کے حوالے سے، انہوں نے بات کی، تو یہ کچھ چیزیں، دو چار دن ہمیں مزید چاہیئے، اس کے لئے میری ریکویسٹ ہے اس کو بھی پینڈنگ کر دیں۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کرتے ہیں۔ اجلاس کو مورخہ 03-04-2015، بروز جمعہ سہ پہر دو بجے تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس مورخہ بروز جمعتہ المبارک مورخہ 3 اپریل 2015 سہ پہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)